سلسلہ خطبات جمعہ

شیخ الحدیث حضرت مولانا حافظ انوار الحق صاحب
ضبط وترتیب مولانا حافظ سلمان الحق حقانی

مسجد اقصیٰ سے سدرۃ المنتہیٰ تک

(قسط دوم)

نحمدہٗ و نصلی علی رسولہ الکریم اما بعد فاعوذ باللہ من الشیطان الرجیم بسم اللہ الرحمن الرحیم سُبۡحٰنَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِہٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا اِنَّہٗ ہُوَ السَّمِیۡعُ الۡبَصِیۡرُ (بنی اسرائیل : ۱)

پاک ہے وہ ذات یعنی اللہ جل جلالہٗ جو اپنے بندے کو رات ہی رات میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک لے گئے جس کے ارد گرد ہم نے برکت دے رکھی ہے تاکہ ہم اسے اپنی قدرت کے بعض مناظر دکھائیں یقیناً اللہ تعالیٰ خوب سننے والا دیکھنے والا ہے۔

معراج روح مع الجسم:

محترم دوستو! گزشتہ جمعہ کے دن احقر نے آپ کو حضور سید الانام ﷺ کے واقعہ معراج جو کہ اللہ جل جلالہٗ قادر مطلق کی قدرت کا عظیم شاہکار اور معجزہ آقائے دو جہاں ہے کہ بارہ میں وقت کی مناسبت سے مکہ سے لیکر بیت المقدس تک کے چند واقعات جو میرے جیسے کم علم کو میسر تھے ذکر کیے آج کوشش کروں کہ بیت المقدس سے لیکر عرش معلیٰ تک کے احوال قرآنی آیات واحادیث کی روشنی میں بیان کروں گا علماء اور بزرگوں کی یہ رائے ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو روح اور جسم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے لفظ کن سے آسمانوں تک پہنچا دیا جس چیز کو کسی دور میں انسان نے اپنے ناقص اور محدود عقل کی بنیاد پر ایک محدود حد تک پہنچانے یا پہنچنے کا دعویٰ کیا تھا اس قاعدہ کا بطلان کر کے آنحضرت ﷺ کو سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچا دیا اور ارشاد ربانی ثم دنافتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنی کے شرافت عظمیٰ سے نوازا اس دوران پیش آنے والے واقعات کا احاطہ کرنے کی کوشش کروں گا۔

واقعہ معراج کب پیش آیا؟

معراج شریف کب ہوا اس میں علماء کے مختلف اقوال ہیں فتح الباری شرح صحیح البخاری میں ہے کہ ہجرت سے آٹھ ماہ پہلے چھ ماہ ہجرت سے پہلے، گیارہ ماہ ہجرت سے پہلے، ہجرت سے تین سال پہلے اور اسی طرح اور اقوال بھی ہیں مہینہ کے بارہ میں کئی آراء ہیں شوال، ذی الحجہ، ربیع الاوّل، ربیع الثانی، رجب اور رمضان میں

سے کسی ایک ماہ میں وقوع کا ذکر ہوا ہے بہر حال ان تحائف یعنی واقعات وعبادات جو حضور ﷺ کو اس رات رب ذوالجلال نے عطا فرمائے کے بارہ میں کسی مسلمان کو اختلاف نہیں ہے اور نہ کبھی ہوا ہے مثلاً نماز کا فرض ہونا بھی اسی رات اور ابتدائے اسلام سے ہوا کسی شخص کو اس مسئلہ میں اختلاف نہیں یہی صورت حال صوم کی ہے کہ تمام امت اسپر متفق ہے کہ روزے رمضان میں ہیں کوئی امتی یہ نہیں کہہ سکتا کہ رمضان میں نہیں بلکہ رجب میں ہیں حضور ﷺ کے پروانے صحابہ کرامؓ نے جو اعمال وعبادات حضور ﷺ کے زمانہ میں نازل ہوئے اسپر عمل کرنا اپنے آپ پر لازم کیا اور دنیا سے رخصت ہونے تک اسمیں کوئی اختلاف نہ کیا اور صوم وصلوٰۃ پر آخری دم تک پابند و متفق رہے پھر صحابہ کرامؓ کے بعد تابعین، تبع تابعین، فقہاء کرام محدثین اور عامۃ المسلمین میں سے کسی نے نہ اس سے انکار کیا اور نہ ہی اپنی طرف سے کمی، زیادتی اور رسم و رواج کا اضافہ کیا۔

شب معراج میں رسومات سے گریز:

یہی کیفیت اب ہماری بھی ہونی چاہیے کہ معراج جو آنحضرت ﷺ اور امت کیلئے بہت بڑے مسرت اور اعزاز کا باعث ہے اس میں ایسے رسومات و اعمال سے اجتناب کیا جائے جو آنحضرت ﷺ، صحابہ، تابعین اور سلف صالحین نے نہ تو ذکر فرمایا اور نہ ایسے اعمال کے خود مرتکب ہوئے اور نہ ہی اوروں کو ان کی ترغیب دی حالانکہ امت کا عقیدہ ہے کہ معراج واسری کا منکر مبتدع اور کافر ہے معراج کے بے شمار اسرار و رموز میں ایک اہم نکتہ یہ بھی ہے کہ جس طرح زمین سے عرش کرسی اور آسمان اونچا ہے اسی طرح زمین والوں سے میرے آخری نبی خاتم الانبیاء ﷺ کی شان بھی اونچی ہے اس واقعہ سے دنیا کو اللہ تعالیٰ نے یہی بتلانا مقصود تھا جیسے روزہ، زکوٰۃ اور حج وغیرہ میں کسی کو اختلاف کا حق نہیں اسی طرح معراج میں بھی مسلمان یا کسی ذی شعور شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ اس سے انکار کرے۔

آسمان اول پر استقبال:

محترم حاضرین! اب اصل مقصد واقعہ معراج کا بیان ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے اس سفر مبارک میں کن کن انبیاء کرام علیہ السلام سے ملاقاتیں فرمائیں؟ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیا کیا تحائف، اعمال اور احکامات عطا ہوئے؟ اسی طرح نبی کریم ﷺ نے جنت اور جہنم کے بارے میں کیا کیا مشاہدات فرمائے؟ سیرت کی کتابوں میں موجود ہے کہ نبی کریم ﷺ جب حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ آسمان اول پر پہنچے تو آسمان اول کے دربان نے پوچھا کہ تمہارے ساتھ کون ہے؟ تو جبرائیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ میرے ساتھ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ ہیں بہر حال دربان نے دروازہ مرحبا مرحبا کہہ کر کھول دیا۔

حضرت آدمؑ سے ملاقات:

آسمان اول پر نبی کریم ﷺ کی ملاقات حضرت آدم علیہ السلام سے ہوئی حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ آپ کے باپ حضرت آدم علیہ السلام ہیں انہیں سلام کریں تو حضور ﷺ نے حضرت آدم علیہ السلام کو سلام کیا حضرت آدم علیہ السلام نے سلام کا جواب دیا اور دعائیں دیں۔

بخاری شریف میں روایت ہے کہ حضور ﷺ نے دیکھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کے دائیں اور بائیں کچھ صورتیں ہیں تو جب دائیں طرف متوجہ ہوتے تو خوش وخرم ہو جاتے اور مسکراتے لیکن جب بائیں طرف متوجہ ہوتے تو غمزدہ ہو جاتے اور روتے تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ ان کے دائیں طرف وہ لوگ ہیں جو متقین اور فرمانبردار ہیں تو ان کی طرف دیکھنے سے خوش ہو جاتے ہیں اور بائیں طرف وہ لوگ ہیں جو کافر نافرماں اور جہنمی ہیں تو ان کی طرف دیکھنے سے غمزدہ ہو جاتے ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات:

معزز سامعین! آسمان اول میں اپنے جد امجد سے ملاقات کے بعد حضور اکرم ﷺ دوسرے آسمان پر تشریف لے جاتے ہیں جہاں پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام موجود ہوتے ہیں تو حضور ﷺ نے ان کو سلام فرمایا ان دونوں حضرات نے سلام کا جواب دیا۔

دیگر انبیاء علیہ السلام سے ملاقاتیں:

ان سے ملاقات کے بعد تیسرے آسمان پر تشریف لے گئے جہاں پر حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات فرمائی اور سلام ودعا کے بعد چوتھے آسمان پر تشریف لے گئے وہاں حضرت ادریس علیہ السلام موجود تھے ان سے ملاقات کے بعد پانچویں آسمان پر جلوہ افروز ہوئے تو وہاں ملاقات کے لئے حضرت ہارون علیہ السلام موجود تھے ان سے ملاقات کے بعد چھٹے آسمان پر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملے۔

حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات:

اس کے بعد آخری آسمان پر تشریف لے گئے تو ایک بزرگ ہستی کو دیکھا کہ بیت المعمور سے ٹیک لگائے تشریف فرما ہیں یاد رہے کہ بیت المعمور وہ جگہ ہے جہاں پر روزانہ ۷۰ ہزار فرشتے طواف کرتے ہیں اور ایک بار طواف کرنے کے بعد اس فرشتے کا دوبارہ قیامت تک نمبر نہیں آسکتا اور یہ بیت المعمور خانہ کعبہ کے بالکل اوپر ہے اگر بالفرض بیت المعمور سے کوئی چیز گرے تو خانہ کعبہ کی چھت پر گرے بہرحال حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں حضور اکرم ﷺ نے انہیں سلام فرمایا انہوں نے سلام کا جواب دیا۔

سدرۃ المنتہیٰ کیا ہے؟

محترم سامعین ! حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ساتھ سلام دعا اور ملاقات کرنے بعد حضور ﷺ کا یہ عظیم الشان سفر جاری رہا اور حضور ﷺ کو سدرۃ المنتہیٰ کی طرف بلند کیا گیا سدرۃ المنتہیٰ آخری آسمان پر بیری کا ایک درخت ہے، زمین سے جو چیز اوپر جاتی ہے تو اس سدرۃ المنتہیٰ کے مقام پر ٹھہر جاتی ہے اور جو چیز اوپر سے نازل ہوتی ہے تو وہ بھی سدرۃ المنتہیٰ پر آکر ٹھہر جاتی ہے اسی لئے اس جگہ کا نام منتہیٰ ہے۔

جنت کی سیر اور جہنم کا نظارہ:

بہرحال اس مقام پر حضور ﷺ نے حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اپنی اصلی صورت میں دیکھا اور اللہ تعالیٰ کی عجیب و غریب انوارات وتجلیات کا نظارہ فرمایا ان واقعات ومشاہدات کا نظارہ فرمانے کے بعد حضور ﷺ جنت کی سیر کرنے کیلئے جنت کی طرف بلند کئے گئے اوراسی طرح جہنم کا بھی نظارہ کرایا گیا چنانچہ حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ سب سے بہترین جگہ جنت ہے اور سب سے بدترین جگہ جہنم ہے۔

عن انس رضی اللہ عنہٗ ان رسول ﷺ صلی لنا یوماً الصلوٰۃ ثم رقی المنبر فاشار بیدہ قبل قبلۃ المسجد فقال قد اریت الان مذصلیت لکم الصلوۃ الجنۃ والنار ممثلین فی قبل ھذا الجدار فلم ارکالیوم فی الخیر والشر (رواہ البخاری)

حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نماز پڑھائی پھر منبر پر چڑھ کر مسجد کے قبلہ کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ میں نے ابھی تمہیں نماز پڑھاتے ہوئے اس دیوار کے آگے جنت کو ایک خاص شکل وصورت میں دیکھا اور میں نے جنت سے زیادہ اچھی اور جہنم سے زیادہ بری چیز آج تک نہیں دیکھی۔

جہنمیوں کے عبرت آموز حالات:

محترم سامعین ! واقعہ معراج کا ایک اہم ترین، عبرت آموز پہلو یہ بھی ہے کہ حضور اکرم ﷺ کو جہنم کے مناظر میں مختلف قسم کے گناہوں کی سزا کا مشاہدہ بھی کرایا گیا چنانچہ حدیث مبارک میں ہے کہ آپ ﷺ نے ایک ایسی قوم کو دیکھا جن کے سروں کو پتھروں کے ذریعے کچلا جا رہا تھا اور جب پتھر سر پر پڑتا تو ان کا سر قیمہ قیمہ ہو جاتا اور پھر دوبارہ اپنی حالت میں تبدیل ہو جاتا آپ ﷺ نے جبرائیل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون سے لوگ ہیں؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو فرض نمازوں میں سستی کرتے ہیں اور اذان سن کر اپنا سر تکیہ پر رکھ کر آرام کی نیند سوتے ہیں۔

پھر حضور اکرم ﷺ کا گزر ایسی قوم پر ہوا کہ ان کے سر چیتھڑوں سے لپٹے ہوئے تھے اور جانوروں کی طرح

چر رہے تھے اور زقوم اور جہنم کے پتھر ان کی خوراک تھے آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہیں؟ تو حضرت جبرائیلؑ نے جواب دیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو زکوۃ ادا نہیں کرتے۔

اسی طرح آپ ﷺ نے ایسے لوگ دیکھے جن کے سامنے ایک ہانڈی میں پکا ہوا پاکیزہ اور صاف گوشت جبکہ دوسری ہانڈی میں کچا اور سڑا ہوا گوشت رکھا ہوا ہے اور وہ لوگ پاک صاف ہانڈی کو چھوڑ کر کچے اور سڑے ہوئے گوشت کو بڑے شوق سے کھا رہے تھے تو آپ ﷺ نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہیں؟ تو حضرت جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا یا رسول اللہ ﷺ یہ آپ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو اپنی حلال بیوی کو چھوڑ کر دوسری غیر عورتوں سے اپنی خواہش پوری کرتے ہیں۔

اسی طرح کچھ ایسے لوگوں کو بھی دیکھا جن کے پیٹ کوٹھڑیوں کی طرح بڑے بڑے اور شیشہ کی طرح صاف تھے اور اندر بچھو اور سانپ بالکل صاف نظر آرہے تھے اور اگر اٹھنا چاہتے تو بھاری ہونے سے پھر دوبارہ گر جاتے حضور ﷺ کو بتلایا گیا کہ یہ آپ ﷺ کی امت کے وہ لوگ ہیں جو سود کھاتے تھے اسی طرح حضور ﷺ نے والدین کے نافرمانوں کا حال دیکھا کہ وہ آگ میں جل رہے تھے اور جل کر راکھ ہو جاتے اور پھر اپنی اصلی حالت میں تبدیل ہو جائے پھر جلتے جبرائیل علیہ السلام نے فرمایا کہ یہ دنیا میں اپنے والدین کے نافرمان تھے جسکی وجہ سے ان کے والدین غصہ سے جلا کرتے تھے اسی وجہ سے ان کو بھی آگ میں جلایا جا رہا ہے۔

صریف الاقلام آمد:

معزز سامعین! یہ چند واقعات مشت نمونہ خروارے کے طور پر پیش کر دیئے حالانکہ ترمذی اور ابو داؤد شریف کی متعدد روایات میں بڑے تفصیل کے ساتھ تمام حالات کا تذکرہ موجود ہے ان مشاہدات کے بعد حضور اکرم ﷺ کو مزید بلندی پر لے جایا گیا اور حضور ﷺ اس مقام پر پہنچے جہاں پر فرشتے قضا و قدر کے لکھنے میں مصروف تھے اس مقام کو صریف الاقلام کہا جاتا ہے۔

پیغمبر اسلام ﷺ رب العالمین کی خدمت میں:

صریف الاقلام سے چل کر حضور اکرم ﷺ کو ایک رفرف یعنی ایک سبز مخملی مسند پر سوار کر کے بارگاہ عزت میں پہنچایا گیا جسکا ذکر قرآن مجید میں کچھ اس طرح ہے کہ ثم دنا فتدلی فکان قاب قوسین اوا دنی
اور اسی طرح انس ابن مالکؓ کی روایت میں ہے کہ

و فتح لی باب من ابواب السماء فرائت النور الاعظم و اذا دون الحجاب ر فرف الدرو
الیا قوت واوحی اللہ ای ماشاء ان یوحی الحدیث (خصائص الکبریٰ)

میرے لئے آسمان کا ایک دروازہ کھولا گیا اور میں نے نور اعظم کو دیکھا اور پردہ میں سے موتیوں کی ایک رفرف کو دیکھا اور پھر اللہ نے جو کلام کرنا چاہا وہ مجھ سے کلام فرمایا۔

تحفۂ خداوندی:

الغرض نبی کریم ﷺ نے اللہ تعالیٰ کا دیدار فرمایا اور بلا واسطہ کلام فرمایا اسی دوران حق تعالیٰ شانہٗ نے حضور اکرم ﷺ کو نمازوں کا تحفہ دیا مسلم شریف کی حدیث ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہٗ نے حضور اکرم ﷺ کو اس رات تین عظیم الشان تحائف عطا فرمائے۔

(۱) نماز (۲) سورۃ البقرہ کی آخری آیاتوں کا مضمون، یعنی سورۃ البقرہ کے آخر میں جو دعائیں ہیں جو بھی مانگے گا ہم ان کی درخواستیں قبول کریں گے (۳) گناہ کبیرہ کی معافی یعنی جو شخص اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی کو ذات یا صفات میں شریک نہیں کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے کبیرہ گناہ معاف فرما دے گا یعنی کافروں کی طرح ہمیشہ جہنم میں نہیں ہوگا بلکہ کسی کو انبیاء کرام کسی کو علماء کسی کو شہداء وغیرہ کی شفاعت پر جنت میں داخل فرما دے گا اسی طرح جس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہوگا تو وہ بھی جہنم سے نکال کر جنت میں داخل کر دیا جائیگا یہ خاص عنایت حضور اکرم ﷺ کی امت کیلئے ہے بہر حال اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو یہ تحائف عطا فرمائے اسی طرح حضرت ابو ھریرہؓ کی ایک طویل حدیث مبارک میں ارشاد ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ سے دوران کلام فرمایا کہ

فقال له ربه اتخذ تك خليلا وحبيباً و ارسلنك الى الناس كافة بشيراً و نذيراً وشرحت لك صدرك وضعت عنك وزرك ورفعت لك ذكر ك فلا اذكر الا ذكرت معى وجعلت امتك خير امة اخرجت للناس وجعلت امتك وسطاوجعلت امتك هم الاولين والا خرين وجعلت من امتك اقواماً قلوبهم انا جيلهم وجعلتك اول النبين خلفاواخرهم بعثا واعطينك سبعا من المثانى لم اعطها نبياً قبلك واعطينك خواتيم سورة البقرة من كنز تحت العرش لم اعطها نبياً قبلك واعطيتك الكوثر واعطينك ثمانية اسهم الاسلام والهجرة والجهاد والصلوٰة والصدقة وصوم رمضان والا مر بالمعروف والنهى عن المنكر وجعلتك فاتحا وخاتما الى اخر الحديث (خصائص الكبرىٰ)

آپ ﷺ سے رب تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے آپ ﷺ کو اپنا خلیل اور حبیب بنایا اور تمام انسانیت کے لئے بشیر اور نذیر بنا کر بھیجا اور تیرا سینہ کھولا اور تیسرا بوجھ اتارا اور تیری آواز کو بلند کیا میری توحید کے ساتھ تیری رسالت اور عبدیت کا بھی ذکر کیا جاتا ہے اور تیری امت کو خیر الامم اور امت متوسطہ، عادلہ اور معتدلہ بنایا شرافت اور

فضیلت کے لحاظ سے اولین اور ظہور اور وجود کے اعتبار سے آخرین بنایا اور آپ کی امت میں کچھ لوگ ایسے بھی پیدا کیے جن کے دل ہی انجیل ہوں گے یعنی اللہ کا کلام ان کے سینوں پر لکھا ہوگا اور آپ کو نورانیت اور روحانیت کے لحاظ سے اولین اور بعثت کے اعتبار سے آخر النبین بنایا اور آپ کو سورۃ الفاتحہ اور خواتیم سورۃ البقرہ عطاء کئے جو آپ سے پہلے کسی نبی کو نہیں دیئے اور آپ کو حوض کوثر عطا کی اور آٹھ چیزیں خاص طور پر آپ کی امت کو دیں اسلام اور مسلمان کا لقب، ہجرت، جہاد، نماز، صدقہ، روزہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور آپ کو فاتح اور خاتم بنایا یعنی اول الانبیاء اور آخر الانبیاء بنایا۔

نمازوں کی کمی بمشورۂ انبیاء:

محترم سامعین ! حق تعالیٰ شانہ نے اپنے محبوب ﷺ کو اپنے قریب بلا کر بہت ہی زیادہ انعامات و اکرامات سے نوازا۔ حضور ﷺ یہ تمام عطیات لے کر بڑے خوش وخرم واپس ہوئے واپسی پر پھر حضرت ابراہیمؑ سے ملاقات ہوئی پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا کہ کیا حکم ہوا؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا پچاس نمازیں فرض ہوئیں تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ میں اپنی قوم بنی اسرائیل کا تجربہ کر چکا ہوں آپ ﷺ کی امت کمزور ہے وہ یہ فریضہ انجام نہیں دے سکے گی لہذا اللہ تعالیٰ کے دربار میں اسکے لئے درخواست کریں تاکہ اس حکم میں تحفیف ہو جائے حضور اکرم ﷺ واپس تشریف لے گئے اور تخفیف کی درخواست کی تو اللہ تعالیٰ نے پانچ نمازیں کم دیں پھر حضرت موسیٰ علیہ السلام کے پاس آئے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر وہی بات کہی آپ ﷺ پھر واپس تشریف لے گئے اور نمازیں کم کرنے کی درخواست کی۔

پانچ سے پچاس کا ثواب:

اسی طرح آپ ﷺ بار بار جاتے رہے اور نمازوں میں تحفیف کراتے رہے جب صرف پانچ رہ گئی تو حضرت موسیٰ علیہ السلام نے پھر تخفیف کرنے کا کہا مگر حضور ﷺ نے فرمایا کہ بار بار درخواست کر کے اب میں اللہ تعالیٰ سے شرما گیا اب مزید کمی کی درخواست نہیں کر سکتا غیب سے آواز آئی کہ یہ نمازیں پانچ ہیں مگر پچاس کے برابر ہیں یعنی ان پانچ نمازوں کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر ہے۔

محترم سامعین! نبی کریم ﷺ کے سفر معراج کا سب سے اہم تحفہ نماز ہے اور اسی نماز کو نبی کریم ﷺ نے تمام مسلمانوں کیلئے معراج کہا ہے جیسا کہ حدیث مبارک ہے الصلوۃ معراج المؤمنین کہ نماز مومنوں کی معراج ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کو صحیح نماز پڑھنے کی توفیق عطاء فرمائے۔